مولانا عبدالقیوم حقانی
فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ

عملِ قومِ لوط، ایڈز کی بیماری اور مسلمانوں کی ذمہ داری

آج کل یورپ کے اکثر ملکوں بالخصوص امریکہ میں ایک اضطراب، بے چینی اور ایک عجیب قسم کا ہیجان اور طوفان برپا ہے، اخبارات، ہفت روزے اور ماہنامہ جرائد ایک ہی قضیہ سے بھرے چلے آرہے ہیں۔ تنبیہات، تدارک، حفاظتی اقدامات اور اسباب و علل پر بحث اور تجزیہ و رپورٹ پر مشتمل تحریریں شائع کی جارہی ہیں۔ اور اسے اب وقت کا اہم چیلنج اور انسانی زندگی کا ایک بڑا المیہ قرار دیا جارہا ہے۔

یہ قضیہ" اے۔آئی۔ڈی۔ایس"، یعنی ایڈز (A-I-D-S) کی مہلک اور لاعلاج بیماری کا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس بیماری کی ابتدا میں خون میں ایک خاص قسم کا وائرس پیدا ہو جاتا ہے۔ جو خون کے سفید ذرات پر حملہ کر کے انسانی جسم کے حفاظتی اور دفاعی نظام کی تمام قوتوں اور محرک اجزاء کو تباہ کر دیتا ہے۔ بڑی سطح پر ماہرین اس کے تدارک، معالجے پر تجربے کر رہے ہیں مگر ناکام، ابھی تک اس جان لیوا اور مہلک مرض سے دفاع اور اس کے معالجہ کی کوئی کامیاب دوائی نہیں بتائی جاسکی اور بعض ادویات جو اس سلسلہ میں تجویز ہوئی بھی ہیں ان کی تاثیر ایک خوش فہمی سے بڑھ کر کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکی۔ ایک ڈاکٹر کے بقول ان اکا دکا دواؤں کی حیثیت بس" سائنٹفک اور میڈیکل دنیا کے ٹوٹکوں کی ہے۔ جو کسی بھی صورت یقینی نہیں۔

اس بیماری کا پس منظر یہ ہے کہ اوائل میں مغرب والوں نے انفرادی سطح پر لواطت (عمل قوم لوط) اور جنسی انتفاع کو لبیک کہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس قبیح عمل کو ترویج حاصل ہوئی۔ کہ ذہن اور انسانی دماغ سے اس کی شناعت اور قباحت کا تصور بھی معدوم ہو گیا۔ وبا پھیل گئی، گھر گھر پہنچ گئی عوامی دباؤ بڑھتا گیا حتیٰ کہ مغربی جمہوری تقاضوں اور عوامی اکثریت کے دباؤ سے حکومت نے قانونی سطح پر اس جرم شنیع کو جائز اور حلال قرار دے دیا۔ پھر کیا ہوا، جنسی وبا پھیل گئی۔ کھلے بندوں، بر لب سڑک بغیر کسی شرم و حیا کے رجال کی باہمی مناکحتیں ہونے لگیں اور لوگ اسے مفت کا عیش سمجھتے رہے اور اپنے معاشرہ میں فخر و امتیاز کے ساتھ قبول کرتے چلے گئے۔

اور اب چند سالوں سے انکشاف ہوا اور یہ حقائق سامنے آئے کہ وقتی عیش اور چند لمحوں کے مفروضی نشاط کے بدلے یہ شنیع جرم انسانیت کے لئے ایک خطرناک روگ بن گیا ہے۔ جو ایڈز کے مہلک مرض کی شکل میں پھیل رہا ہے جس کا تدارک ناممکن ہے جس کا خوف اب سرطان سے بھی بڑھ کر ہے۔ صرف امریکہ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ۲۰ ہزار سے زائد بتائی جارہی ہے۔

یہ مرض متعدی، سریع الانتقال اور چھوت والا ہے اور ماہرین کو اندیشہ ہے کہ اگر اس کا کامیاب تدارک نہ کیا جا سکا تو چند برس میں اس کے مریضوں کی تعداد نصف ملین سے بڑھ جائے گی۔ جو وہاں کے تعلیم یافتہ حضرات اور جرائد و اخبارات کا مطالعہ کرنے والے ایڈز کی خبر اور اس پر مضمون و تحقیق یا رپورٹ و تجزیہ کے مطالعہ سے بھی آنکھیں بند کر لیتے ہیں کہ اس کا خوف و ہراس بری طرح سوار ہو جاتا ہے۔ سکون اور آرام چھن جاتا ہے حتیٰ کہ سکول کالجز میں اور اجتماعی کام کے دیگر مختلف اداروں میں اس کے مریض طلبہ اور کارکنوں کا داخلہ بند کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہاں کے اکثر ہسپتالوں میں ایڈز کے شکار افراد کو معالجہ کے لئے قبول کرنے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔

ایک رپورٹ میں یہاں تک لکھا ہے کہ جب ایک عورت مر گئی تو اس کے اپنے شوہر نے اپنے حقیقی بچے کو اپنانے اور قبول کرنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ شاید بچے میں ایڈز کے جراثیم موجود ہوں۔

یہ مختصر جائزہ اس لئے لکھ دیا کہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ آج کی ترقی یافتہ اور مہذب قومیں کس طرح تباہی اور ہلاکت و ضلالت کے تباہ کن گڑھوں میں اوندھے منہ گری جا رہی ہیں۔ مگر پھر بھی انہیں بیداری اور توبہ کا شعور نہیں۔ خدا تعالیٰ کا مسلمانوں پر بڑا کرم ہے کہ اس نے انہیں اسلام کی لازوال دولت سے نوازا اور دین محمدی جیسی مقدس اور عظیم روشنی اور توحید کے نور سے سرفراز فرمایا۔ اور اپنے خصوصی پیغام یعنی قرآنی وحی کے ذریعہ قوم لوط اور اس کے بعد کے تمام بنی نوع انسان کو اس قبیح جرم اور شنیع حرکت اور خطرناک فعل سے منع فرمایا۔ ابتداء میں جب اس کی شناعت پر ممنوعیت کا پیغام آیا تو اس وقت کے غیر سائنسی لوگوں نے اس کے ماننے سے انکار کر دیا اور آج کے سائنس پرست اپنی آنکھوں سے اس کی ہلاکت و تباہی کے اثرات دیکھ دیکھ کر بھی چشم عبرت کھولنے کو تیار نہیں کہ بصیرت کی استعداد سلب کر دی گئی ہے ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم الخ

خدارا! چشم بصیرت اور دیدہ عبرت وا کیجئے توبہ و انابت الی اللہ کا راستہ نجات کا راستہ ہے۔ اس فعل شنیع کے تباہ کن اثرات تمہارے سامنے ہیں۔ ابھی ابتداء ہے کہ بیماری سے تدارک ناممکن بن چکا ہے ابھی سنبھل جاؤ ورنہ اس وقت پھر کچھ نہ ہو سکے گا جب بچاؤ کا وقت گذر چکا ہو گا۔

اہل اسلام، اور قرآنی تعلیمات کے مبلغین کا فرض ہے کہ وہ ایسے حالات میں وحی الٰہی اور تعلیمات نبوت کی روشنی میں لواطت اور سدومیت اور جنسی آوارگی و انتفاع کا زبردست تعاقب کریں۔

اس وقت کی لادینی تہذیب اور نفی خدا پر مبنی فلسفوں کے علمبرداروں کی بڑی بڑی قوتیں اسلامی تعلیمات اور قرآنی ہدایات اور محمدی تہذیب کو اس بنا پر خطرناک سمجھتی ہیں کہ اس نے ماضی میں بھی اور اب بھی فحاشی، بے حیائی، جنسی انتفاع و آوارگی اور ان کے عزائم بد کی پر زور مزاحمت کی ہے اور اب پوری انسانی سطح پر دین اسلام اپنی نشاۃ ثانیہ کے اعتبار سے آہستہ آہستہ ایک لاجواب چیلنج بن کر ابھر رہا ہے۔ مسلم اکثریت اور مسلم ممالک کے لئے تو لازمی طور پر ایک وقت سنبھل جانے کا ایک بہترین موقع ہے۔ کہ باطل قوتوں کی دوربین نگاہیں افق کے قریب اہل اسلام کی نئی قوت کو بیش قدمی

کرتے دیکھ رہی ہیں خواہ یہ حقیقت ہو یا نفسیات خوف و وہم ۔ مگر اس میں شک نہیں کہ باطل طاقتیں صرف اسلام سے ہی لرزہ براندام ہیں ۔ اور مسلم اقلیت کو بھی اپنی شناخت ، وحدت اور قومی و ملّی اقدار کا تحفظ پہلے سے کئی گنا زیادہ کرنا چاہئے انہیں کسی غیر اسلامی معاشرے ، بے خدا تہذیب ، باطل نظریوں اور حکومت کے نظاموں سے ہم آہنگی کے بجائے اپنی قوت اور تنظیم کو از سرِ نو منظم کرنا چاہئے ۔

سائنس جتنی آگے بڑھے گی ، انسانی اذہان کی پرواز جتنی بلندی پر پہنچے گی اسلامی تعلیمات ، اور سچائیاں نکھرتی چلی جائیں گی ۔ اب یہ اہلِ اسلام کا فریضہ ہے کہ وہ کس طرح طوفانی گردابوں سے نکل کر تحریک غلبہ اسلام کی کشتی کو ساحلِ مراد تک پہنچاتے ہیں ۔ حالات کی سنگینی سے آنکھیں نہیں بند کرنا چاہئے ۔ مگر بعض اوقات حالات کی سنگینی اور فضا کی ناہمواری کا درجہ تکمیل تک جا پہنچنا بھی ایک بڑی کامیابی کا اشارہ ہوتا ہے اور ایک بڑی بیداری اور کسی عظیم انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے ۔ ؎

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کے موجوں میں اضطراب نہیں

بقیہ قرآن کریم از صفحہ ۲۷ ۔

دانشوروں اور فن کاروں کا یہ سنانے کا فرض ادا کرنا ہے ۔ قرآن کا ارشاد ہے ۔

فاقم وجہک للدین حنیفا ط فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ط لاتبدیل لخلق اللہ ط ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون (روم ۳۰)

"(اے نبی اور نبی کے پیرو) یک سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف جما دو ۔ اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے ۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدل نہیں سکتی ۔ یہی بالکل راست اور درست دین ہے ۔ مگر اکثر لوگ جانتے نہیں "

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی چند اہم شاہکار تصنیفات
دیگر اہم مطبوعات
مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی

بدہضمی ، برسات کی سوغات

بدہضمی کا علاج کارمینا سے کیجیے

برسات میں نظامِ ہضم خاص طور پر متاثر ہوتا ہے
اور بدہضمی کی شکایت عام ہوجاتی ہے۔ ان دنوں میں معدے کی کارکردگی بحال رکھنے
کے لیے دونوں وقت پابندی سے کارمینا استعمال کیجیے۔

کارمینا معدے کی گرانی اور ہاضمے کی تمام خرابیوں کا مؤثر اور مجرب علاج ہے۔

بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن اور تیزابیت
کی صورت میں کارمینا استعمال کیجیے۔

کارمینا

نظامِ ہضم کو بیدار کرتی ہے،
معدے اور آنتوں کے افعال کو
منظم اور درست کرتی ہے۔

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

تحقیق، روحِ تخلیق ہے

Adarts-CAR-2/86